"خصوصیاتِ رباعیات میں کہ میں کہ۔"

☆ صفحہ ۱۱۶ پر حضرت غمگین کے فارسی مکتوبات میں درج ایک رباعی میں بھی لفظ "فہمائش" کا املا درست نہیں، یعنی "فہائش" بغیر "م" کے ہے۔

پروف ریڈنگ کے دوران صرف نظر ہونے والی ان چند مثالوں پر اکتفا کرتے ہوئے یہ بھی واضح کرتے چلیں کہ آخر میں دس ضمائم کے اضافے نے بھی کتاب کی وقعت بڑھا دی ہے۔ خصوصاً پہلے ضمیمے میں حضرت غمگین رحمت اللہ علیہ کے مکتوبات عالیہ میں مستعمل صوفیانہ اصطلاحات کی توضیحات عام قارئین کے لیے مفید ثابت ہوں گی۔

زیرِ نظر کتاب مجلّد ہے۔ سرورق نہایت دل کش اور باوقار ہے مگر کتاب کا کاغذ اعلیٰ نہیں ہے۔ فلیپ کی تحریریں بھی معروف محقق و نقاد کے زرّیں خیالات کی آئینہ دار ہیں۔ یعنی ڈاکٹر تحسین فراقی اور ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے کتاب اور صاحبِ کتاب کے بارے میں احوال واقعی کا اظہار کیا ہے۔

الغرض جناب پرتو روہیلہ کی خدمت میں کلمات تحسین و مبارکباد پیش کرتے ہوئے انھی کے الفاظ پر ختم کرتا ہوں کہ:

> "اردو ادب کے لیے ان خطوط کا بڑا فائدہ یہ ہوا کہ غالب اپنے دینی و مذہبی یا نظریاتی لحاظ سے بڑے واشگاف انداز میں اپنے عقیدت مندوں کے سامنے آ گئے اور ان کی ذات کے بہت سے زاویے جو آزادہ روی کے جھٹپٹے میں نیم روشن تھے۔ کلیتاً روشن ہو گئے۔" (ص ۲۸)

نام کتاب	:	**"اقبالیاتی مکاتیب" (جلد اوّل) بنام رفیع الدین ہاشمی**
مرتّب	:	ڈاکٹر خالد ندیم
ناشر	:	الفتح پبلی کیشنز، راولپنڈی
ضخامت	:	۲۹۶ صفحات
اشاعت	:	۲۰۱۲ء
مبصّر	:	ڈاکٹر شاہ انجم

ممتاز محقق، مشہور ماہر اقبالیات اور استاذ الاساتذہ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے نام بیالس مشاہیر کے ایک سو خطوط کا مجموعہ پیش نظر ہے۔ یوں تو خطوط کے مجموعے شائع ہوتے ہی رہتے ہیں اور بعض قابلِ قدر بھی ہوتے ہیں مگر یہ مجموعہ سب سے الگ دکھائی دیتا ہے۔ اس کی وجہ وہ عنوان ہے جس کے تحت اس کی تدوین و اشاعت عمل میں آئی۔ "اقبالیاتی مکاتیب" کے عنوان سے ترتیب پانے والے خطوط کے اس مجموعے کی انفرادیت یہ ہے کہ یہ اردو کا اوّلین یک موضوعی مجموعۂ مکاتیب ہے۔

جناب مرتّب کے تعارف سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اردو زبان و ادب کے نوجوان محقق، نقاد اور اُستاد ہیں۔ آپ کی آٹھ کتب شائع ہو چکی ہیں اور متعدد علمی و ادبی منصوبے زیر تحقیق ہیں۔ جب کہ خطوط کے تعارف میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی

فرماتے ہیں کہ مشاہیر کے ان خطوں میں: ''اقبال اور اقبالیات سے متعلق بعض نئی اور نادر معلومات اور بعض مشاہیرِ ادب اور اقبال شناسوں کی دل چسپ آرا اور تاثرات بھی موجود ہیں۔'' (تقدیم)

زیرِ تبصرہ کتاب کے بیالیس مکتوب نگاروں کی فہرست میں جو نام پہلی ہی نظر میں توجہ حاصل کرتے ہیں وہ یہ ہیں: سیّد ابوالاعلیٰ مودودی، نذیر احمد نیازی، پروفیسر حمید احمد خاں، محمد عبداللہ چغتائی، میاں محمد شفیع، ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی، ڈاکٹر سید عبداللہ، بشیر احمد ڈار، ڈاکٹر جاوید اقبال، شیخ اعجاز احمد، جگن ناتھ آزاد، آل احمد سرور، مشفق خواجہ، رشید حسن خان، ڈاکٹر گیان چند جین، داؤد رہبر، ڈاکٹر سعید اختر درّانی، ڈاکٹر معین الدین عقیل، ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی اور ملک حق نواز خان۔ آغاز کتاب میں اقبال اکادمی پاکستان کے ناظم جناب محمد سہیل عمر کا دیباچہ نہایت جامع ہے۔ آپ نے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے تحقیقی اسلوب، منہجِ علمی اور سمتِ سفر کی جانب بعض اہم اشارے کیے ہیں جو اقبالیاتی اور دستاویزی تحقیق کے طالب علموں کے لیے بھی مفید ہو سکتے ہیں۔ چناں چہ جناب محمد سہیل عمر کی تحریر سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو، جس سے زیرِ تبصرہ خطوط کے مجموعے کی اہمیّت پر خوب روشنی پڑی ہے:

''ان خطوط سے ایک خاص دور میں اقبالیات کی روایت میں ہونے والی تمام اہم تحقیقات کا ایک خاصا جامع خاکہ ابھر کے سامنے آ جاتا ہے… جس سے اقبالیات کے جہانِ لفظ و معنی کا پورا منظر نگاہوں کے سامنے آ جاتا ہے جو اس عہد کی علمی دل چسپیوں، فکری مباحث، تحقیقی اور تصنیفی رجحانات سے لے کر اہلِ علم کے شخصی میلانات اور فتوحاتِ علمی سبھی کو محیط ہے۔'' (دیباچہ)

فاضل دیباچہ نگار نے ڈاکٹر ہاشمی کی تحقیق کے بارے میں بھی درست فرمایا ہے کہ ''مؤرخانہ نہیں ہے۔'' بلکہ آپ کی ادبی تحقیق میں ''علمی مسائل کو تاریخی معاملات پر ترجیح دی جاتی ہے۔''

زیرِ تبصرہ کتاب میں بعض مشاہیر کے مطبوعہ خطوط بھی شریک ہیں مثلاً مشفق خواجہ، رشید حسن خان اور ابن فرید وغیرہم کے مکتوبات کتابی صورت میں جب کہ گیان چند کے خطوط مجلّہ ''معیار'' (۴) میں شائع ہو چکے ہیں مگر جناب مرتّب کے بقول مذکورہ شخصیات کے ''بعض مکاتیب سے غیر اقبالیاتی حصے حذف کر دیے گئے ہیں۔'' (عرض مرتب)

ڈاکٹر خالد ندیم نے مشاہیر کے ان خطوط کو نہایت سلیقے سے مرتّب کیا ہے۔ یعنی قرات، ترتیب و تدوین اور حواشی و تعلیقات میں جی لگا کر کام کیا ہے۔ پھر عرضِ مرتّب کے مندرجات، کتابیات اور اشاریے کے اہتمام نے بھی تحقیقی لحاظ سے اس مجموعے کو لائقِ اعتبار و استناد بنا دیا ہے۔

حواشی و تعلیقات کے سلسلے میں مجموعی ماخذ کا ذکر کتابیات میں کیا گیا ہے مگر کیا ہی اچھا ہوتا جو حواشی کے آخر میں انفرادی حوالوں کا بھی اہتمام کیا جاتا۔

الغرض زیرِ تبصرہ مجموعۂ مکاتیب اقبالیات کے ذخیرے میں ایک وقیع اضافے کے ساتھ ساتھ مکتوب نگاروں کے بارے میں بھی بعض اہم اور دل چسپ معلومات کا حامل ہے۔ جناب مرتّب واقعی مبارکباد کے مستحق ہیں۔